

از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 8 فروری 1956

میسرز پر تا پمبل لکشی چند

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس، مدھیہ پردیش

[ایس آر داس، چیف جسٹس، بھگوتی اور وینکٹاراما آئیر جسٹس صاحبان]

فرم کا اندراج- شراکت نامہ اور اندراج کے لیے درخواست جس پر تمام شراکت داروں کے دستخط نہیں ہیں- انکم ٹیکس افسر کی جانب سے اندراج کرنے سے انکار- ایپلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے اختیارات- انڈین انکم ٹیکس ایکٹ (XI، سال 1922)، دفعہ A-26- انڈین انکم ٹیکس رولز، 1922، قاعدہ 2-

اپیل کنندہ (ایک فرم) سات شراکت داروں پر مشتمل تھا اور ایک شراکت نامہ کو تمام شراکت داروں نے انجام دیا تھا سوائے اس کے جو بھارتی دفاع کے قواعد کے تحت حفاظتی قیدی ہونے کی وجہ سے جیل میں تھا۔ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ A-26 کے تحت فرم کے اندراج کے لیے درخواست انکم ٹیکس افسر کے سامنے کی گئی تھی، جس نے تاہم اسے اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ شراکت نامہ اور اندراج کے لیے درخواست پر تمام شراکت داروں کے دستخط نہیں تھے۔ اپیل پر، ایپلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے انکم ٹیکس افسر کا حکم منسوخ کر دیا اور اسے ہدایت کی کہ وہ اس شراکت دار کے دستخط حاصل کرنے کے بعد فرم کو اندراج کرے جس نے پہلے دستخط نہیں کیے تھے، رجسٹریشن کی درخواست اور شراکت نامہ دونوں پر۔

حکم ہوا کہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ A-26(2) کے تحت بنائے گئے بھارتیہ انکم ٹیکس رولز، 1922 کے قاعدہ 2(c) کے تحت، ایپلٹ اسسٹنٹ کمشنر کو صرف اس صورت میں فرم کے اندراج کی ہدایت کرنے کا اختیار حاصل ہے جب تشخیص کی تصدیق، کمی، اضافہ یا منسوخی سے پہلے تمام شراکت داروں کے دستخط شدہ درخواست اس کے سامنے پیش کی گئی ہو اور وہ قانونی طور پر انکم

ٹیکس افسر کو اس شراکتدار کے دستخط حاصل کرنے کے بعد فرم کو رجسٹر کرنے کی ہدایت کرنے کا مجاز نہیں تھا جس نے پہلے دستخط نہیں کیے تھے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 199، سال 1955۔

ناگپور عدالت عالیہ کے 17 اپریل 1953 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل متفرق دیوانی مقدمہ نمبر 53، سال 1950 میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے نور الدین احمد اور نونیت لال۔

مدعا علیہ کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی۔ کے۔ دپھتری، جی۔ این۔ جوشی اور آر۔ ایچ۔ دھبر۔

8.1956 فروری۔

عدالت کا فیصلہ بھگوتی جسٹس نے سنایا۔

یہ انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل، بمبئی برانچ 'A' کی طرف سے بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ XI، سال 1922 کی دفعہ 66(1) کے تحت کیے گئے حوالہ پر ناگپور میں بااختیار عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ساتھ ایک اپیل ہے جس کے تحت عدالت عالیہ نے اپیل گزار کے خلاف مذکور سوال کا جواب دیا۔

اپیل کنندہ، بیٹول کے میسرز پرتاپمل لکشمی چند کی ایک فرم 7 شراکت داروں پر مشتمل تھی، یعنی، مصریال گوٹی، میگھراج گوٹی، پیراج گوٹی، پھول چند، بسنتی بائی، رتن بائی اور گوکل چند گوٹی۔ 12 فروری 1944 کو تمام شراکت داروں کے ذریعے ایک شراکت نامہ پر عمل درآمد کیا گیا سوائے گوکل چند گوٹی کے جو بھارتی دفاع کے قواعد کے تحت دفاعی قیدی ہونے کے ناطے سیونی جیل میں تھے۔ جیل میں اپنے دستخط حاصل کرنے کی تمام کوششوں کے باوجود وہ اس پر دستخط کرنے سے قاصر رہا۔ تشخیص سال 1943-44 کے لیے ایکٹ کی دفعہ A-26 کے تحت فرم کے اندراج کے لیے درخواست 24 مارچ 1944 کو فرم کے دیگر 6 شراکت داروں نے ذاتی طور پر دستخط کیے تھے اور اس کے ساتھ شراکت نامہ بھی تھا جس پر ان 6 شراکت داروں نے بھی دستخط کیے تھے۔ خصوصی انکم ٹیکس افسر، ناگپور نے درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ دستاویز خود درست نہیں تھا کیونکہ

اس پر جسم میں مذکور تمام شراکت داروں کے دستخط نہیں تھے اور دستاویز اور درخواست پر گوکل چند کے دستخط نہیں تھے۔ 24 اپریل 1944 کو خصوصی انکم ٹیکس افسر کے اس فیصلے کے خلاف اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس اپیل کی گئی۔ گوکل چند نے 9 جنوری 1945 کو سیونی جیل میں شراکت نامہ پر اپنے دستخط منسلک کیے۔ 20 مارچ 1947 کو اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے اپیل کی سماعت ہوئی اور انہوں نے 17 فروری 1948 کو ایک حکم جاری کیا جس میں خصوصی انکم ٹیکس افسر کے حکم کو منسوخ کر دیا گیا اور انہیں اندراج کی درخواست اور شراکت نامہ دونوں پر گوکل چند کے دستخط حاصل کرنے کے بعد فرم کو رجسٹر کرنے کی ہدایت کی گئی۔ کمشنر آف انکم ٹیکس، سی پی اور برار کے کہنے پر انکم ٹیکس اسسٹنٹ کمشنر کے اس حکم کے خلاف انکم ٹیکس آفیسر، خصوصی انکم ٹیکس اور I.P.T سرکل، ناگپور نے انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے اپیل دائر کی تھی۔ ٹریبونل نے اکتوبر 1948 کے اپنے حکم کے ذریعے اپیل کی منظوری دی جس میں کہا گیا کہ خصوصی انکم ٹیکس افسر نے فرم کو رجسٹر کرنے سے انکار کرنا جائز ہے کیونکہ اندراج کے لیے درخواست پر گوکل چند کے دستخط نہیں تھے، بھارتیہ انکم ٹیکس قواعد، 1922 کا وہ قاعدہ 2(c)، جس پر اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے انحصار کیا تھا، لاگو نہیں ہوا اور اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے انکم ٹیکس افسر کو "اندراج کے لیے درخواست اور شراکت نامہ دونوں میں سیٹھ گوکل چند کے دستخط حاصل کرنے کے بعد فرم کو رجسٹر کرنے" کی ہدایت دینا جائز نہیں تھا۔ اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت عدالت عالیہ میں ریفرنس کے لیے درخواست دی اور ٹریبونل نے اپنے حکم سے پیدا ہونے والے درج ذیل سوال کو عدالت عالیہ کی رائے کے لیے بھیجا: "چاہے حقائق پر اور معاملے کے حالات میں اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر قانونی طور پر مجاز تھا کہ وہ انکم ٹیکس افسر کو اندراج کی درخواست اور شراکت نامہ دونوں میں سیٹھ گوکل چند کے دستخط حاصل کرنے کے بعد فرم کو رجسٹر کرنے کی ہدایت کرے۔ جب ٹریبونل کی طرف سے مقدمے کا بیان تیار کیا جا رہا تھا، اپیل کنندہ کے وکیل نے مشورہ دیا کہ بیان کے پیرا گراف 6 میں ظاہر ہونے والے الفاظ، یعنی، "اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کو کوئی درخواست جمع نہیں کرائی گئی تھی جس میں بھارتیہ انکم ٹیکس رولز کے قاعدہ 2(c) کے تحت ان کی اجازت طلب کی گئی تھی۔ انہوں نے یہ بھی تجویز کیا کہ سوال کے اختتامی الفاظ عدالت عالیہ کو بھیجے جائیں، یعنی، "رجسٹریشن کی درخواست اور شراکت نامہ دونوں میں سیٹھ گوکل چند کے دستخط حاصل کرنے کے بعد" حذف کر دیا جائے"۔ مؤخر الذکر تجویز کے حوالے سے ٹریبونل نے مشاہدہ کیا کہ وہ وہی الفاظ حذف کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ

حذف کرنے کی درخواست کردہ الفاظ 17 فروری 1948 کے اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کے حکم میں ظاہر ہونے والے اختتامی الفاظ تھے جو انکم ٹیکس آفیسر کو ہدایات دیتے تھے اور وہ الفاظ تھے جو عدالت عالیہ کے سامنے سوال کے لیے مادی تھے۔ پہلی تجویز کے حوالے سے اپیل کنندہ کے وکیل نے کہا تھا کہ اپیل کنندہ نے اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کو 20 مارچ 1947 کو تین درخواستیں جمع کرائی تھیں اور یہ کہنا غلط ہوگا کہ اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کو کوئی درخواست جمع نہیں کرائی گئی تھی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے لگائے گئے الزام کی بعد میں مناسب طریقے سے تفتیش کی گئی اور ٹریبونل مطمئن تھا کہ اپیل کنندہ نے 20 مارچ 1947 کی درخواست دائر نہیں کی تھی جیسا کہ الزام لگایا گیا تھا۔ یہ مؤقف ہونے کی وجہ سے ٹریبونل نے کہا کہ اپیل کنندہ کی تجویز کے مطابق مقدمے کے بیان میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

ٹریبونل کے مقدمے کے اس بیان پر ہی حوالہ شدہ سوال کا تعین عدالت عالیہ کے ذریعے کیا گیا۔ عدالت عالیہ کے سامنے اپیل کنندہ نے 27 نومبر 1950 کو درخواست دی تھی کہ اپیل کنندہ کی طرف سے اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کو 20 مارچ 1947 کی تاریخ کی تین درخواستوں کی تین تصدیق شدہ کاپیاں ان کے اصل کے ساتھ عدالت عالیہ کے ذریعے انکم ٹیکس ٹریبونل سے بھیجی جائیں اور اسی کے مطابق ایک حکم دیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ کی رائے تھی کہ اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کو فرم کے اندراج کا حکم دینا چاہیے تھا بشرطیکہ اس کے سامنے ایک درخواست ہو جس پر تمام شرائط داروں کے دستخط ہوں۔ تاہم، چونکہ ایسی کوئی درخواست نہیں تھی، اس لیے وہ انکم ٹیکس افسر کو درخواست پر گوکل چند کے دستخط حاصل کرنے کے بعد اور شرائط نامہ میں بھی فرم کو رجسٹر کرنے کی ہدایت نہیں دے سکتا تھا۔ عدالت عالیہ نے اس کے مطابق حوالہ شدہ سوال کا منفی جواب دیا۔

اس حکم کے خلاف اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت کے سرٹیفکیٹ کے لیے ایکٹ کی دفعہ 66-A(2) کے تحت درخواست کو عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا تھا لیکن اپیل کنندہ نے 6 دسمبر 1954 کو اس عدالت سے اس کے خلاف اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت حاصل کر لی تھی۔ اس اپیل میں ہمارے عزم کے لیے جو اہم سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے:- انکم ٹیکس افسر کی جانب سے ایکٹ کے دفعہ 26-A اور بھارتیہ انکم ٹیکس رولز، 1922 کے قاعدہ 2 کے تحت کسی فرم کو رجسٹر کرنے سے انکار کے خلاف اپیل کی سماعت پر اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کے کیا اختیارات ہیں؟

ایکٹ کی دفعہ 26-A فراہم کرتا ہے:-

"(1) شراکت داروں کے انفرادی حصص کی وضاحت کرنے والے شراکت داری کے آلے کے تحت تشکیل شدہ کسی بھی فرم کی جانب سے انکم ٹیکس افسر کو اس ایکٹ کے مقاصد اور انکم ٹیکس یا سپر ٹیکس سے متعلق فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون سازی کے اندراج کے لیے درخواست دی جاسکتی ہے۔"

(2) درخواست ایسے شخص یا افراد کے ذریعے کی جائے گی، اور ایسے اوقات میں اور اس میں ایسی تفصیلات ہوں گی اور اس کی تصدیق اس انداز میں کی جائے گی جو مقرر کیا جائے؛ اور اس پر انکم ٹیکس افسر کے ذریعے اس انداز میں کارروائی کی جائے گی جو مقرر کیا جائے۔

بھارتیہ انکم ٹیکس رولز، 1922 کا قاعدہ 2، جو متعلقہ مدت میں نافذ تھا، جہاں تک اس اپیل کے مقصد کے لیے مواد موجود ہے، فراہم کرتا ہے:-

"شراکت داری کے دستاویز کے تحت تشکیل دی گئی کوئی بھی فرم، جو شراکت داروں کے انفرادی حصص کی وضاحت کرتی ہے، بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ A-26 کی توضیحات کے تحت انکم ٹیکس آفیسر کے ساتھ مذکورہ دستاویز میں موجود تفصیلات درج کر سکتی ہے۔"

اس طرح کی درخواست پر تمام شراکت داروں کے ذاتی طور پر دستخط ہوں گے (نابالغ نہ ہونا) اور بنایا جائے گا

(a) اس سے پہلے کہ ایکٹ کی دفعہ 23 کے تحت کسی بھی سال کے لیے فرم کی آمدھنی کا اندازہ لگایا جائے، یا

(b) یا

(ج) ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت اپیل کی سماعت کرنے والے ایپلٹ اسسٹنٹ کمشنر کی اجازت سے، اس سے پہلے کہ تشخیص کی تصدیق ہو، اسے کم کیا جائے، اسے بڑھایا جائے یا اسے کالعدم قرار دیا جائے، یا

(d)

(e)"

شرکت نامہ کی نااہلی کے حوالے سے انکم ٹیکس افسر کے فیصلے کو اپیل کنندہ نے کارروائی کے کسی بھی مرحلے پر اور نہ ہی ہمارے سامنے مقدمے کے بیان میں چیلنج کیا تھا کیونکہ اس پر گوکل چند کے دستخط نہیں تھے۔ تاہم، اپیل کنندہ کے وکیل نے صفحہ 754 پر "کاٹا اور پاکھیوالا کے ذریعہ انکم ٹیکس کے قانون اور عمل" کے ایک حصے پر انحصار کرتے ہوئے زور دیا کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ شرکت داری کے قرارداد پر تمام شرکت داروں کے دستخط ہوں اور اگر قرارداد پر شرکت داروں میں سے کسی نے دستخط نہیں کیے تھے لیکن اس شرکت دار نے قرارداد پر رضامندی ظاہر کی تھی اور اسے دوسرے شرکت داروں کے ساتھ اندراج کے لیے پیش کیا تھا، تو معاہدہ اندراج کے لیے قابل قبول ہو گا۔ پہلی مثال میں، اپیل کنندہ کے لیے یہ کھلا نہیں تھا کہ وہ کسی ایسے نکتے پر زور دے جو مقدمے کے بیان میں نہیں لیا گیا تھا اور یہاں تک کہ اگر اس کے لیے اس دلیل پر زور دینا کھلا تھا تو ہم اس تعمیر کے پیش نظر جس کا حوالہ ہم نے بھارتیہ انکم ٹیکس رولز، 1922 کے قاعدہ 2 پر دیا ہے، اوپر دیے گئے بیان کی درستگی یا بصورت دیگر کے بارے میں کوئی رائے ظاہر کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔

یہ قواعد ایکٹ کی دفعہ A-26 (2) کے تحت بنائے گئے تھے اور ان پر قانونی طاقت تھی۔ قاعدہ 2 کے تحت، فرم کے اندراج کے لیے درخواست انکم ٹیکس افسر کو دی جانی تھی اور شرکت نامہ میں موجود تفصیلات جس میں شرکت داروں کے انفرادی حصص کی وضاحت کی گئی تھی، اس کی طرف سے کی گئی درخواست پر اس کے ساتھ رجسٹر ہونا تھا جس پر تمام شرکت داروں (نابالغ نہ ہو) نے ذاتی طور پر دستخط کیے تھے۔ 18 مارچ 1944 کو اپنا حکم دینے سے پہلے اس معاملے میں خصوصی انکم ٹیکس افسر کو ایسی کوئی درخواست جمع نہیں کرائی گئی تھی، اور اس وقت ریکارڈ میں موجود مواد پر، خصوصی انکم ٹیکس افسر کا حکم بالکل جائز تھا۔ گوکل چند سمیت فرم کے تمام شرکت داروں کے دستخط شدہ ایسی کوئی درخواست اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے بھی دستیاب نہیں تھی جب انہوں نے 20 مارچ 1947 کو اپیل کی سماعت کی۔ اپیل کنندہ نے دعویٰ کیا کہ اس نے درحقیقت مذکورہ 20 مارچ 1947 کو اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے دفتر میں تین درخواستیں دائر کی تھیں جن میں سے ایک ایسی درخواست تھی جس پر گوکل چند سمیت تمام شرکت داروں نے ذاتی طور پر دستخط کیے تھے اور ان کی جانب سے سختی سے زور دیا گیا کہ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے اپنے دفتر میں دائر کی گئی مذکورہ درخواست کو نظر انداز کرتے ہوئے 17 فروری 1948 کا اپنا حکم منظور کیا۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ اگر اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے 20 مارچ 1947 کی مذکورہ درخواست پر گوکل چند سمیت تمام شرکت داروں نے ذاتی طور پر دستخط کیے تھے، تو یہ ان کا فرض تھا کہ وہ بغیر

کسی اور چیز کے خود فرم کے اندراج کی ہدایت کریں کیونکہ شراکت نامہ پر گوگل چند نے 9 جنوری 1945 کو دستخط کیے تھے اور 20 مارچ 1947 کی فرم کے اندراج کی درخواست پر ان کے دستخط تھے۔ ایپلٹ اسٹنٹ کمشنر کی طرف سے انکم ٹیکس افسر کو فرم کو رجسٹر کرنے کی جو ہدایت دی گئی تھی، اس لیے یہ دلیل دی گئی کہ یہ مناسب ہے اور ہم سے کہا گیا کہ "اندراج کی درخواست میں اور شراکت نامہ میں سیٹھ گوگل چند کے دستخط حاصل کرنے کے بعد" کے الفاظ کو غیر ضروری سمجھیں۔

ہم اس دلیل سے متاثر نہیں ہیں۔ جیسا کہ خود ایپلٹ اسٹنٹ کمشنر کے حکم کی شرائط اور ٹریبونل کے تیار کردہ مقدمے کے بیان سے بھی واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے، گوگل چند سمیت تمام شراکت داروں کے ذاتی طور پر دستخط شدہ درخواست ایپلٹ اسٹنٹ کمشنر کے سامنے نہیں تھی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے ٹریبونل کے سامنے درخواست دائر کی گئی تھی کہ وہ مقدمے کے بیان کے پیراگراف 6 سے ان الفاظ کو حذف کر کے اس میں ترمیم کرے کہ "بھارتیہ انکم ٹیکس رولز کے قاعدہ 2(c) کے تحت ایپلٹ اسٹنٹ کمشنر کو ان کی اجازت کے لیے کوئی درخواست جمع نہیں کرائی گئی تھی" لیکن بعد میں اس کی طرف سے کی گئی مناسب تحقیقات کے نتیجے میں ٹریبونل نے اسے مسترد کر دیا تھا، ٹریبونل نے کہا کہ وہ مطمئن ہیں کہ ٹیکس دہندہ نے 20 مارچ 1947 کی تاریخ کی درخواست دائر نہیں کی تھی جیسا کہ الزام لگایا گیا تھا۔ ٹریبونل کی طرف سے تیار کردہ مقدمے کے اس بیان پر عدالت عالیہ نے ریفرنس کی سماعت کی اور اپیل کنندہ کی طرف سے عدالت عالیہ کے سامنے ٹریبونل کی طرف سے مقدمے کے بیان میں ترمیم کرنے یا ٹریبونل کی طرف سے پیش کردہ مقدمے کا مزید بیان رکھنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ لہذا ہمیں اس اپیل کا فیصلہ ٹریبونل کے ذریعے مقدمے کے بیان میں بیان کردہ حقائق اور اس بنیاد پر کرنا چاہیے کہ 20 مارچ 1947 کی اندراج کے لیے درخواست جس پر گوگل چند سمیت تمام شراکت داروں نے ذاتی طور پر دستخط کیے تھے، ایپلٹ اسٹنٹ کمشنر کے سامنے نہیں تھی۔

اگر یہ حیثیت تھی، تو قاعدہ 2(c) کے تحت ایپلٹ اسٹنٹ کمشنر کے پاس واحد اختیار تھا کہ وہ اپیل کنندہ کو انکم ٹیکس افسر کو مناسب شکل میں درخواست دینے کی اجازت دے جس پر گوگل چند سمیت تمام شراکت داروں نے ذاتی طور پر دستخط کیے تھے اس سے پہلے کہ تشخیص کی تصدیق، کمی، اضافہ یا منسوخی کی جائے۔ ایپلٹ اسٹنٹ کمشنر کے پاس، قاعدے کے تحت، انکم ٹیکس افسر کو اندراج کی درخواست اور شراکت نامہ دونوں میں گوگل چند کے دستخط حاصل کرنے کے بعد فرم کو رجسٹر کرنے کی ہدایت کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا جیسا کہ اس نے کیا تھا۔ درحقیقت اپیل کنندہ نے

اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر سے ایسی اجازت نہیں مانگی تھی اور نہ ہی اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے مذکورہ حکم کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 33-A کے تحت کمشنر کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے کوئی نظر ثانی کی گئی تھی۔ اپیل کنندہ نے خود کو یہ دلیل دیتے ہوئے مطمئن کیا کہ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کا حکم جائز تھا اور فریقین کے درمیان پیدا ہونے والا واحد تنازعہ اور حوالہ شدہ سوال کا موضوع یہ تھا کہ آیا اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر قانونی طور پر انکم ٹیکس افسر کو اندراج کی درخواست اور شراکت نامہ دونوں میں گوکل چند کے دستخط حاصل کرنے کے بعد فرم کو رجسٹر کرنے کی ہدایت کرنے کا اہل تھا۔ اپیل کنندہ نے بلا شبہ یہ الفاظ رکھنے کی کوشش کی کہ "اندراج کی درخواست اور شراکت نامہ دونوں میں سیٹھ گوکل چند کے دستخط حاصل کرنے کے بعد" حوالہ شدہ سوال سے حذف کر دیے جائیں۔ تاہم، وہ کوشش ناکام ہو گئی اور حوالہ کی سماعت پر عدالت عالیہ کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا کہ یا تو حوالہ شدہ سوال میں ترمیم کی جائے یا اسے دوبارہ ترتیب دیا جائے تاکہ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے اختیارات کے حوالے سے اس دلیل کو نمایاں کیا جاسکے۔

جیسا کہ وضع کردہ سوال پر، عدالت عالیہ صرف یہ جواب دے سکتی تھی کہ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر قانونی طور پر مجاز نہیں تھا کہ وہ انکم ٹیکس افسر کو اندراج کی درخواست اور شراکت نامہ دونوں میں گوکل چند کے دستخط حاصل کرنے کے بعد فرم کو رجسٹر کرنے کی ہدایت دے۔ مذکورہ بالا قاعدہ 2(c) نے اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کو اس طرح کا کچھ کرنے کا اختیار نہیں دیا اور ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ کی طرف سے منفی میں دیا گیا جواب اس لیے درست تھا۔

اپیل کنندہ کے وکیل نے 1929 اور 1941 کے سالوں میں اس فرم کے متعدد شراکت داروں کے درمیان پہلے کے شراکت داری کے معاہدوں کی توضیحات کا حوالہ دیتے ہوئے اس کی دلیل کی حمایت کرنے کی کوشش کی جس میں خاص طور پر یہ شرط رکھی گئی تھی کہ کسی شراکت دار کے ذریعہ سبکدوشی، یا موت، یا دستبردار ہونے کی صورت میں، شراکت داری تحلیل نہیں کی جائے گی بلکہ کسی بھی شراکت دار کی موت کی صورت میں، ایسے شراکت داروں کے ذریعہ جو باقی رہ گئے ہیں اور متوفی شراکت دار کے قانونی نمائندوں یا نامزد افراد کے ذریعہ اور کسی بھی شراکت دار کی سبکدوشی کی صورت میں جو باقی رہ گئے ہیں۔ ہم یہ سمجھنے میں ناکام ہیں کہ ان شقوق کا حوالہ شدہ سوال کے تعین پر کیا اثر پڑتا ہے۔ نتیجے میں، اپیل کنندہ کی اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے اخراجات کے ساتھ مسترد ہونا پڑتا ہے۔